حکیم محمد خالد صدیقی

سکریٹری جنرل آل انڈیا یونانی طبّی کانفرنس

سابق ڈائرکٹر جنرل سی سی آر یو ایم، نئی دہلی

یونانی طب میں تاریخ قرابادین نویسی: ایک علمی جائزہ

یونانی طب میں تاریخ قرابادین نویسی' کے مصنف حکیم فخر عالم ہیں، جو طبّی تاریخ کے مطالعہ کا ایک منفرد مجتہدانہ مزاج رکھتے ہیں۔ ان کی ہر تصنیف موضوع اور مشمولات کا ایک انوکھا انداز لے کر سامنے آتی ہے، زیر نظر کتاب 'یونانی طب میں تاریخ قرابادین نویسی' کو بھی انہوں نے ایک نئی جہت دینے کی کوشش کی ہے۔ یہ کتاب دراصل یونانی طب کے تجرباتی ادب کو منضبط کرنے کے ایک وسیع تر منصوبے کا محض ایک حصہ ہے، باقی حصوں میں بیاض نویسی، مجربات نویسی اور مطب و معمولات نویسی کی روایتوں کا جائزہ شامل ہے، اس طرح ان چاروں کتابوں کے ذریعہ انہوں نے یونانی طب میں دواسازی کی اختراعات اور صدیوں پر محیط اطباء کے کلینیکی تجربات و مشاہدات کے طویل ترین سفر کی گویا روداد بیان کر دی ہے۔ انہوں نے ان چاروں مجموعوں میں تقریباً ایک ہزار کتابوں اور ان کے مصنفین و مترجمین کا تعارف پیش کیا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ اس تاریخ ساز کام کی اشاعت آل انڈیا یونانی طبّی کانفرنس کے ذریعہ عمل میں آ رہی ہے، سر دست اس منصوبے کے ابتدائی دو حصے جن میں قرابادینوں اور طبّی بیاضوں کا احاطہ ہے، پیش کیے جا رہے ہیں، جلد ہی باقی دو حصوں کو بھی شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ اس سے پہلے 2017 میں آل انڈیا یونانی طبّی کانفرنس حکیم فخر عالم کی دو کتابیں 'اردو طبّی مترجمین' اور 'ہندوستان کی طبّی درس گاہیں' شائع کر چکی ہے۔

طبّی تاریخ نگاری کے میدان میں اب حکیم فخر عالم کی شخصیت کسی تعریف اور تعارف سے اوپر اُٹھ چکی ہے، وہ اس وقت وزارتِ آیوش حکومتِ ہند کی سنٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن میں خدمت انجام دے رہے ہیں، یہ بات میرے لیے طمانیت اور مسرت کا باعث ہے کہ 2006 ءمیں اس کونسل سے ان کی وابستگی میری ہی ڈائرکٹرشپ کے زمانے میں ہوئی تھی۔

زیر تبصرہ کتاب 'یونانی طب میں تاریخ قرابادین نویسی' مقدمہ سے شروع ہوتی ہے، جسے فاضل مصنف نے 'خود کلامی' کا عنوان دیا ہے۔ یہ عنوان دراصل اس جنونی کیفیت کا ایک خوب صورت استعارہ ہے جس کے بغیر یہ علمی شاہکار وجود میں نہیں آسکتا تھا۔ مصنف کی 'خود کلامی' علم و ادب کے ایسے رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے جس کا ہر لفظ ایک باذوق قاری کو اسیر بنا لیتا ہے۔ مقدمہ کے بعد کتاب کے محتویات کا ایک جامع اور مبسوط تعارف شامل ہے جس میں موضوع کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے، اس میں قرابادین اور اس کے دوسرے مترادف ناموں کے لغوی اور اصطلاحی معنٰی و مفہوم اور فنی دائروں کی وضاحت کرتے ہوئے ان کے تدریجی ارتقاء کو اس طرح مربوط کیا ہے کہ ہزاروں برس پر محیط قرابادین نویسی کی روایت نے کلاسیکیت سے جدیدیت تک کے سفر کو کس طرح طے کیا ہے، یہ پورا منظر بیک نظر قاری کے سامنے آجاتا ہے۔ اس طویل ترین دور میں قرابادین نویسی کا عمل مختلف ناموں سے انجام پایا ہے، کبھی اس کی ایک سادہ تعبیر 'کتاب المرکبات' کے نام سے کی گئی تو ایک دور میں 'کناش' جیسے تکنیکی لفظ سے اس کے فنی ابعاد کو اجاگر کیا گیا ہے، پھر ماڈرن میڈیکل سائنس کے اثرات نے اس کو 'فارماکوپیا' کا نام دیا۔ ان سارے ناموں سے موسوم مختلف ادوار کے قرابادینی سرمایہ کو حکیم فخر عالم نے اپنی کتاب میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے، جس کی طویل ترین فہرست جو تقریباً تین سو کتابوں پر مشتمل ہے، یہ وسعت بتاتی ہے کہ شاید ہی کوئی قابل ذکر کام اس احاطہ سے باہر رہ سکا ہوگا۔ اس جامعیت کی روشنی میں اس کتاب کو 'قرابادینی انسائیکلوپیڈیا' کا نام دے کر بہتر انداز میں اس کی ہمہ گیری کو بیان کیا جاسکتا ہے۔ حکیم فخر عالم نے اس کے تعارف میں ان تمام سوالوں کا جواب پیش کر دیا ہے جو قاری کے

ذہن میں اُٹھ سکتے ہیں، تعارف پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب ماضی کے تذکرہ کے ساتھ حال کے تقاضوں سے بھی ہم آہنگ ہے، یعنی عصری حسیت کا پہلو بھی رکھتی ہے۔

Bibliography کسی کتاب کا اسٹینڈرڈ متعین کرنے کا ایک اہم پیمانہ ہے جو نہ صرف اسے معیاری اور مستند بنانے کے لیے ضروری ہے، بلکہ اس کی ایک بڑی اہمیت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعہ مزید تحقیق کے دروازے کھلتے ہیں۔ حکیم فخر عالم کی زیر نظر کتاب میں ماخذ کی یہ فہرست تقریباً دو سو کتابوں پر مشتمل ہے، جو مصنف کی تگ ودو اور تلاش و تحقیق کے حیران کن سفر کی کہانی پیش کرتی ہے۔ ماخذ کی اس فہرست میں طب کی مستند حوالہ جاتی کتابوں کے علاوہ تاریخ و تذکرے، سوانح و سیر ،ادبیات و مذہبیات کے ناموں نے اسے نہ صرف متنوع بنادیا ہے، بلکہ انہیں دیکھ کر مصنف کے علمی کینوس کی وسعت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

ہندوستان میں 1947 کے بعد سیاسی اور معاشرتی انقلاب کے تحت نئے ملکی حالات میں آل انڈیا یونانی طبّی کانفرنس اور انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ (IHMMR) کے نام سے دو ایسے ادارے سامنے آئے جو اپنے تعمیری اور ترقیاتی کردار کے تناظر میں طبّی تاریخ کے اندر ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ خاص طور پر آئی ایچ ایم ایم آر جس نے اب وسعت اختیار کرکے جامعہ ہمدرد کی شکل اختیار کرلی ہے، اس کے قیام کے پیچھے حکیم صاحب کی گہری فکری بصیرت چھپی ہوئی ہے۔ وہ یونانی طب کی بقا، سائنسی شناخت، نئے حالات سے ہم آہنگی اور مستقبل کی تعمیر نو کے لیے تاریخی جڑوں سے اس کے رشتوں کی استواری کو ضروری سمجھتے تھے، ان کا فلسفہ تھا کہ ماضی کے شعور کے بغیر کوئی ترقیاتی منصوبہ کارآمد نہیں بن سکتا، اس لیے کہ تاریخ سے آگہی کے بغیر نہ تو ماضی کی فروگزاشتوں کو سمجھا جاسکتا ہے اور مستقبل میں کن پہلوؤں پر خاص طور پر توجہ کی ضرورت ہے، نہ ہی اس کا دراک ہوسکتا ہے۔ گویا یونانی طب کی تعمیر اور نئی سمتوں کے تعین کے لیے تاریخ ہی ہمیں روشنی فراہم کرسکتی ہے۔

حکیم عبدالحمید صاحب نے انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ کے ذریعہ تاریخ نویسی کا جو راستہ دکھایا ہے، اسی پر حکیم فخر عالم چلتے نظر آرہے ہیں اور اس وقت ’حمیدی دبستانِ فکر‘ کے وہ ایک معتبر مبلغ اور نقیب ہیں، ان کی زیر تبصرہ کتاب ’یونانی طب میں تاریخ قرابادین نویسی‘ اور اس کی دوسری کڑی ’یونانی طب میں بیاض نویسی کی روایت‘ جس کا تعارف انشاء اللہ جلد ہی پیش کروں گا، یہ دونوں کتابیں ’حمیدی فکر‘ کی ترجمان ہیں۔ چونکہ یہ کتابیں ایک طرح سے حکیم عبدالحمید صاحب کے فکری چراغوں کو روشنی عطا کررہی ہیں، اس لیے آل انڈیا یونانی طبّی کانفرنس سے ان کتابوں کی اشاعت کو کانفرنس سے ان کے فکری تعلق کا ایک بامعنٰی اظہار کہا سکتا ہے۔

حکیم فخر عالم نے ان کاموں کے ذریعہ یونانی طب میں تاریخ نویسی کو ایک نئی جہت سے روشناس کیا ہے، جہاں شخصیت کے بجائے اس کے کام کو اولیت دی گئی ہے، اسی لیے پہلے وہ کتاب کا تذکرہ کرتے ہیں، پھر صاحبِ کتاب کا تعارف لکھتے ہیں۔ یہ اسلوب ان کی اختراع کہا جاسکتا ہے، اس لیے کہ روایتی تاریخ نویسی میں شخصیات ہمیشہ مقدم رہی ہیں، ان کے ذیل میں برائے نام ان کے علمی کاموں کا تذکرہ ہوجاتا ہے۔

تاریخ نویسی میں یہ اسلوب بہت اہم خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا بیانیہ صرف ماضی کی روداد بن کر نہ رہ جائے، بلکہ اپنے دور کی ضرورتوں کا حل بھی پیش کرے اور مستقبل کے لیے مشعلِ راہ بھی ہو۔ مجھے یہ تینوں خوبیاں زیر نظر کتاب میں محسوس ہورہی ہیں۔ میں اس کے لیے حکیم فخر عالم کو تہنیت اور نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب اطباء اور محققین کے درمیان قبولیت اور خاطر خواہ پذیرائی حاصل کرے گی۔